بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۱۹۳	۲۰ ظہور ۱۳۴۵ ہش ۲ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۲۰ اگست ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ اگست ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن ابھی نزلہ اور کھانسی سے پورا آرام نہیں آیا احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ربوہ ۱۹ اگست حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ اگرچہ درد کی شکایت تو اب نہیں ہے لیکن بوجھ باقی ہے اور ضعف بھی بہت ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۹ اگست ۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کو کل دوپہر سے بے چینی کی تکلیف رہی ۔ رات کو بھی بے چینی کی وجہ سے نیند نہیں آسکی ۔ احباب جماعت توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین۔

مقامی جماعتیں اور تقرر سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن

جملہ جماعت ہائے احمدیہ مقامی میں سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن کا تقرر ضروری ہے۔ جن جماعتوں میں ابھی تک اس شعبہ کے لئے سیکرٹری کا تقرر نہیں ہوا۔ ان کے امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں تاکیدی درخواست ہے کہ وہ جلد تر اس عہدہ کے لئے سیکرٹری کا انتخاب کروا کر دفتر ہذا سے اس کی منظوری حاصل کر لیں ۔ تا کہ یہ اہم کام باقاعدگی سے سرانجام پاتا رہے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس

تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ
(۱) ماہ اگست کا چندہ فوراً مرکز میں بھجوا دیں۔
(۲) اگست ہمارے سال کا دسواں مہینہ ہے جن مجالس کے ذمہ بقائے ہیں ان کو فکر کرنی چاہیئے کہ اب بجٹوں کی ادائیگی کے لئے ان کے پاس صرف دو ماہ باقی ہیں۔
(۳) وقت تھوڑا ہے اور کام زیادہ ہے۔ اس لئے کام کی رفتار کو تیز کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے درخشندہ و تابندہ نشانات

وہ اقبال و عزت اور خدا کی مدد و نصرت جو آنحضرتؐ کو ملی وہ کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی

(۱) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ میں اسی گمنامی کے زمانہ میں اسلام کے عروج اور شوکت اور ترقی کی خبر دینا جبکہ آپؐ مکہ معظمہ کی گلیوں اور کوچوں میں محض تنہا پھرتے تھے اور کوئی آثار کامیابی کے نمایاں نہ تھے محض تنہا پھرتے تھے اور آپؐ کا ایسے زمانہ میں عالمگیر اقبال کی پیشگوئی کرنا جبکہ یہ رائے ظاہر کرنا بھی ہنسی کے لائق سمجھا جاتا تھا کہ ایسا بے کس اور گمنام شخص بھی بادشاہی کے درجہ تک پہنچے گا اور اس کا آسمانی تاج و تخت زمین پر بھی اپنا زبردست اور فوق العادت کرشمہ دکھلائے گا بلاشبہ ایسی خبریں انسانی طاقت سے باہر ہیں اور پھر وہ خبریں ایسی صفائی سے پوری ہو گئیں کہ جیسے دن چڑھ جاتا ہے پس ان کا پورا ہونا صاف طور پر یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ بلاشبہ ایک صادق کے لئے خدا کی گواہی ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۰۴)

(۲) "جن نبیوں کی عام طور پر کروڑہا لوگوں میں قبولیت پھیل جاتی ہے اور دلوں میں ان کی نہایت درجہ محبت اور عظمت بیٹھ جاتی ہے اور نصرت الٰہی بارش کی طرح ان پر برستی ہے وہ ہرگز جھوٹے نہیں ہوتے کیونکہ بذات مفتری کو جو خدا پر افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے وحی ہوئی اور خدا نے مجھ سے کلام کیا حالانکہ نہ کوئی وحی اس پر نازل ہوئی اور نہ خدا نے اس سے کوئی کلام کیا، اس قدر عزت ہرگز نہیں دی جاتی جو شخص جائز رکھتا ہے جو ایسی عزت مفتری کو بھی دی جاتی ہے اور ایسی مدد اور نصرت ایسے آسمانی نشان اس کذاب دجال کو بھی ملتے ہیں جو خدا پر افترا کرتا ہے، ایسا شخص دراصل خدا پر ایمان نہیں رکھتا اور درپردہ وہ دہریہ ہے۔ یہی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے جو دنیا کے تمام نبیوں سے زیادہ ہمارے سید و مولیٰ ہمارے محترم آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے کیونکہ وہ اقبال اور عزت اور خدا کی مدد اور نصرت جو ان کو ملی وہ کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔"

(چشمۂ معرفت خاتمۃ الکتاب ص۷)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۶۶ء

کارِ اصلاح اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دینی ہفت روزہ کے مدیر نے آج کی مسلمان اقوام پر جو مغربیت کا رنگ چڑھ رہا ہے اپنے اداریہ میں جو الفضل کی ایک حالیہ اشاعت میں بجنسہٖ نقل کیا گیا ہے مسلمانوں کے بگاڑ کی جو داستان بیان کی ہے یہ انوکھی نہیں ہے۔ آجکل اکثر اہل علم حضرات اس کے شاکی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ باوجود سخت شاکی ہونے کے وہ کوئی کارِ اصلاح کا طریق نہیں دیکھ رہے اور نہ ان کی راہ نمائی جو وہ اپنی عقل سے پاتے ہیں آڑے آ رہی ہے اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ مدیر محترم نے جو القاء۔ الہام اور انوار الٰہیہ کا ادعا کیا ہے۔ اس کی دراصل کوئی بنیاد نہیں ہے۔ وہ تو سارا زور اس بات پر صرف کر رہے ہیں کہ ایسی راہ نمائی کو غلط ثابت کیا جائے تاکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مکالمہ و مخاطبہ کے شرف کا کھلم کھلا ادعا فرمایا ہے اس کے اثر سے امت کو بچایا جائے۔ یہ کارنامہ ہے جو یہ لوگ سرانجام دے رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کو ہی اپنا مقصدِ حیات بنا لیا ہے۔ مگر اس کے برخلاف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے خیالات سے حقیقت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اور باوجودیکہ اس امر کی وجہ سے آپ کی سخت مخالفت ہوئی آپ نے صاف صاف لفظوں میں فرمایا کہ

"یہ زمانہ جس میں ہم ہیں یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ ظاہر پرستی اور روح اور حقیقت سے دوری اور دیانت اور امانت سے محرومی اور سچائی اور اخلاقی پاکیزگی سے مہجوری اور لالچ اور بخل اور حب دنیا سے معموری اس زمانہ میں عام طور پر ایسی ہی پھیل گئی ہے کہ جیسے حضرت مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ پس جیسے یہودی لوگ اس زمانہ میں حقیقی نیکی سے بے خبر ہو گئے تھے صرف رسوم اور عادات کو نیکی سمجھتے تھے اور علاوہ اس کے دیانت اور امانت اور اندرونی صفائی اور عدالت ان میں سے بالکل اٹھ گئی تھی۔ سچی ہمدردی اور سچے رحم کا نام و نشان نہیں رہا تھا اور انواع و اقسام کی مخلوق پرستی نے معبودِ حقیقی کی جگہ لے لی تھی۔ ایسا ہی اس زمانہ میں یہ تمام بلائیں ظہور میں آگئی ہیں۔ حلال چیز دل کو شکر اور مشکورانہ فروتنی کے ساتھ استعمال نہیں کیا جاتا۔ حرام کے ارتکاب سے کوئی کراہت اور نفرت باقی نہیں رہی۔ خدا تعالیٰ کے بزرگ حکم تاویلوں کے ساتھ ٹال دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے اکثر علماء بھی اس وقت کے فقیہوں اور فریسیوں سے کم نہیں مچھر چھانتے اور اونٹ کو نگل جاتے ہیں۔ آسمان کی بادشاہت لوگوں کے آگے بند کرتے ہیں۔ نہ تو آپ اس میں جاتے ہیں اور نہ جانے والوں کو جانے دیتے ہیں۔ لمبی چوڑی نمازیں پڑھتے ہیں مگر دل میں اس معبودِ حقیقی کی محبت اور عظمت نہیں۔ منبر در پر بیٹھ کر بڑی رقت آمیز وعظ کرتے ہیں۔ مگر ان کے اندرونی کام اور ہی ہیں۔ عجیب ہیں ان کی آنکھیں کہ باوجود ان کے دلوں کی سرکشی اور متمردانہ ارادوں کے رونے کا بہت ملکہ رکھتی ہیں۔ اور عجیب ہیں ان کی زبانیں کہ باوجود سخت بیگانہ ہونے دلوں کے آشنائی کا دم بھرتی ہیں۔ اسی طرح یہودیت کی خصلتیں ہر طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔ تقویٰ اور خدا ترسی میں بڑا فرق آگیا ہے۔ ایمانی کمزوری نے الٰہی محبت کو ٹھنڈا کر دیا ہے دنیا کی محبت میں لوگ بہے جاتے ہیں اور ضرور تھا کہ ایسا ہی ہوتا کیونکہ حضرت عالی سیدنا و مولانا صلے اللہ علیہ وسلم بطور پیشگوئی فرما چکے ہیں کہ اس امت پر ایک زمانہ آنے والا ہے۔ جس میں وہ یہودیوں سے سخت درجہ کی مشابہت پیدا کرلے گی اور وہ سارے کام کر دکھائے گی جو یہودی کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر یہودی چوہے کے سوراخ میں داخل ہوئے ہیں تو وہ بھی داخل ہوگی۔ تب فارس کی اصل میں سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریا میں معلق ہوتا تو وہ اسے اس جگہ سے بھی پالیتا۔ یہ پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ جس کی حقیقت الہام الٰہی نے اس عاجز پر کھول دی اور تصریح سے اس کی کیفیت ظاہر کر دی۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۱ تا ۱۴)

دینی ہفت روزہ کے مدیر محترم کہنے کو تو بڑے زور شور سے کہتے ہیں کہ اس زمانے کے مسلمانوں کی یہی حالت ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے ان لوگوں کی تھی جو اہل کتاب کہلاتے ہیں اور جو درحقیقت امم سابقہ کے بگڑے ہوئے مسلمان ہی تھے۔ یعنی نصاریٰ اور یہودی جن میں انبیاء علیہم السلام نازل ہوتے تھے اور جو بگڑ گئے تھے۔ اور مدیر محترم یہ بھی مانتے ہیں کہ کارِ اصلاح کے لئے القاء الہام اور انوار الٰہیہ کی ضرورت ہے مگر عملاً صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی نے جیسا کہ اوپر کے حوالے سے واضح اس امر کو پیش کیا ہے۔ یعنی دینی ہفت روزہ کے مدیر محترم تو محض زبانی باتیں ہی بناتے ہیں۔ نہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے راہ نمائی حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ وہ کارِ اصلاح ایسی راہ نمائی کے زیر اثر کرتے ہیں۔ البتہ اپنے دماغ سے بڑی بڑی تجاویز سوچتے ہیں، جو بار بار بودی ثابت ہوتے ہیں کہ ابھی ابھی فضا میں تیر رہے تھے اور ابھی ابھی غیر مرئی ہو جاتے ہیں۔ ۔۔۔۔ کہ جس طرح یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو نازل فرمایا ہے۔ اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی قرآن کریم کا محافظ بھی ہے۔ جس طرح اس نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوہ حسنہ بنایا ہے۔ اسی طرح وہ آپ کے اسوۂ حسنہ کو قیامت تک قائم رکھنے کے لئے بوقت ضرورت ایسے مجددین مبعوث فرماتا ہے جو اپنے کردار میں سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ خود اور اپنے خلفاء کے ذریعہ دنیا کے سامنے رکھتے ہیں۔ ایسے متعین الٰہی پروگرام سے الگ ہو کر جو شخص کارِ اصلاح کے لئے کھڑا ہوتا ہے وہ کارِ اصلاح کی بجائے الٹا دین کو بگاڑنے میں بھی مدد دیتا ہے کیونکہ کجا الٰہی راہ نمائی اور کجا انسان کی محدود فکر و عقل۔ ایسے لوگ ٹامک ٹوئیے مارتے رہتے ہیں اور محض اپنی لیڈری کا بازار گرم کرلیں تو کرلیں ورنہ دین کو ان سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

چونکہ اس سال رمضان المبارک وسط دسمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جلسہ سالانہ وسط جنوری کے بعد ہو۔ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کا جلسہ سالانہ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ منعقد ہوگا۔ عہدیداران جماعت تمام افرادِ جماعت کو تاریخوں کی اس تبدیلی سے مطلع فرمائیں۔ (انچارج ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے۔ اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔ (منیجر)

ماضی کے خزانے

رُوحانیت کے دو زبردست ستون

نونہالانِ جماعت سے درد مندانہ اپیل

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ)

مَیں اپنی موجودہ بیماری میں کئی دفعہ سوچتا رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے صحابہ اب صرف خال خال رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مبارک ہستیوں کی زندگی میں برکت دے اور انہیں تا دیر جماعت میں سلامت رکھے اور ان کے وجود سے جماعت کو زیادہ سے زیادہ متمتّع فرمائے مگر بہر حال خدا تعالیٰ کے اٹل قانونِ قضا وقدر کے ماتحت یہ چند نفوس اب گویا چراغِ سحری کے حکم میں ہیں جنہیں کسی معمولی سے معمولی بیماری یا معمولی سے معمولی حادثہ کا دھکا اِس عالمِ ارضی سے عالمِ بالا کی طرف منتقل کر سکتا ہے۔ بے شک ایسے صحابہ کی تعداد ابھی کافی ہے جنہوں نے اپنے بچپن کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا اور حضورؑ کا کچھ کلام بھی سُنا اور گو ان کا وجود بھی بہت غنیمت ہے لیکن اوّل تو یہ طبقہ بھی اب کم ہو رہا ہے اور پھر اِن دوسرے درجہ کے صحابیوں کو اُن السابقون الاوّلون صحابہ سے فی الجملہ کیا نسبت ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لمبی صحبت کا شرف حاصل کیا اور شب و روز حضورؑ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے کھڑے ہو کر جہاد فی سبیل اللہ میں حصّہ لیا اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کو بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتے دیکھا اور حضورؑ کے مقناطیسی وجود کے ساتھ متصل ہو کر گویا خود بھی علیٰ قدرِ مراتب مقناطیسی وجود بن گئے اور خدا تعالیٰ نے انہیں رویائے صالحہ اور کشوف اور الہام کے شرف سے نوازا۔ گویا ایک طرف انہیں عبادت اور دُعاؤں میں شغف عطا کیا اور دوسری طرف ان کی دعاؤں کو خاص قبولیت بخشی اور انہیں علیٰ قدرِ مراتب اپنے کلام سے مشرف فرمایا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ ذو فضلٍ عظیم۔

دراصل گو اسلام کے احکام سینکڑوں ہیں مگر روحانیت کا خلاصہ دو باتوں میں آجاتا ہے یعنی ایک تقوٰے اور دوسرے دُعاؤں میں شغف۔ تقوٰی دل کی پاکیزگی اور طہارتِ نفس کے لئے بطور جڑھ کے ہے۔ اور دُعاؤں میں شغف خدا کے ساتھ ذاتی تعلق کا بنیادی ستون ہے۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ وغیرہ بے شک سب نہایت اعلےٰ درجہ کے نیک اعمال ہیں جن کے بغیر دین کامل نہیں ہوتا مگر نیکی کی جڑھ تقوٰے ہے جو اعمال کے ظاہری جسم کے مقابل پر رُوح کا حکم رکھتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے تقوٰی کا صدر مقام دل کو قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا فانّھا من تقوٰی القلوب یعنی خدائی آیات کی قدر و قیمت تقوٰے کے ذریعہ ہی حاصل ہوتی ہے جس کا صدر مقام دل ہے اور اسی کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتّقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ وغیرہ میں عادت اور ریا اور نمائش کا دخل ہو سکتا ہے مگر تقوٰی کی روح جو دل کی گہرائیوں میں جاگزین ہوتی ہے وہ عادت اور ریا کی آلائش سے لازماً پاک رہتی ہے۔ دراصل تقوٰی ایک خالص طاہر و مطہّر جوہر ہے جو دل میں پیدا ہوتا اور پھر سارے اعضاء پر اس طرح چھا جاتا ہے جس طرح کہ ایک وسیع اور گھنا بادل زرخیز زمین پر چھا کر اُسے سیراب کرتا ہے مگر تقوٰے کے بغیر انسان کے اعمال ریت کے خشک ذرّوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ مَیں نے بے شمار آدمیوں کو دیکھا ہے جو بظاہر نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ کے پابند نظر آتے ہیں مگر ان میں تقوٰے کی رُوح مفقود ہوتی ہے۔ انکا جسم بظاہر پاک وصاف دکھائی دیتا ہے مگر ان کے دل میں جذام کے داغوں نے غلبہ پاکر اس کی اعلےٰ صفات کو خاک میں ملا دیا ہوتا ہے۔ وہ ذرا ذرا سی بات پر ناجائز باتوں کی طرف اس طرح لپکتے ہیں جس طرح ایک بھوکی گِدھ کسی مردار کتّے کی لاش کی طرف بھاگ کر آتی ہے اور حرام مال کھانا اور حرام مال کے ذرائع تلاش کرنا اور حرام باتوں میں مستغرق رہنا گویا ان کا دن رات کا مشغلہ ہوتا ہے۔

پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ اصل نیکی نماز روزہ وغیرہ میں نہیں ہے بلکہ اصل نیکی دل کے تقوٰے میں ہے جو بطور جڑھ کے ہیں۔ اور تقوٰے سے مراد وہ نیکی کا مستقل جذبہ ہے جس کے ماتحت ایک انسان اپنے ہر حرکت وسکون اور ہر قول وفعل میں خدا کی طرف دیکھتا ہے اور کوئی قدم اس کے منشاء کے خلاف نہیں اٹھاتا۔ وہ ہر وقت خدا کی رضاء کے رستوں کو تلاش کرتا اور اس کی ناراضگی کے مواقع سے اس طرح بچتا ہے جس طرح ایک ہوش حواس رکھنے والا انسان سانپ یا شیر سے بھاگتا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ نماز بھی اسی شخص کی نماز ہے جس کے دل میں تقوٰے ہے اور روزہ بھی اسی شخص کا روزہ ہے جس کے دل میں تقوٰے ہے اور زکوٰۃ بھی اسی شخص کی زکوٰۃ ہے جس کے دل میں تقوٰے ہے باقی سب عبادتیں سُوکھی ہوئی شاخیں ہیں جن کے ٹوٹ کر گر جانے کا ہر وقت خطرہ ہے۔

پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے دِل میں تقوٰے پیدا کریں اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ تقوٰے کسی خاص نیک عمل کا نام نہیں ہے بلکہ تقوٰی خدا کی رضا کی تلاش اور اس کی ناراضگی سے بچنے اور ہر بات میں خدا کو اپنی ڈھال بنانے کا نام ہے اور یہ وہ جذبہ ہے جس کا صدر مقام دل ہے اور جس سے ہر نیک عمل کی آبپاشی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں:۔

عجب گوہر ہے جس کا نام تقوٰی
مبارک وہ ہے جس کا کام تقوٰی
سُنو ہے حاصلِ اسلام تقوٰی
خدا کا عشق ہے اور جام تقوٰی
مسلمانو بناؤ تام تقوٰی
کہاں ایماں اگر ہے خام تقوٰی
یہ دولت تُو نے مجھ کو اے خدا دی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ممتاز صحابی حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ تقوٰے سے کیا مُراد ہے۔ انہوں نے مثال دے کر سمجھایا کہ متقی وہ شخص ہے جو دُنیا میں اِس طرح زندگی گزارے جس طرح کہ ایک خاردار جھاڑیوں والے رستہ میں سے گزرنے والا انسان چاروں طرف سے اپنے جسم اور لباس کو بچا کر گزرتا اور پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے۔

پس روحانیت کا درسِ اوّل یہ ہے کہ ہمارے دوست اور خصوصاً نوجوان دوست تقوٰے اختیار کریں۔ وہ بے شک دنیا کے کاموں میں حصہ لیں۔ مادی علوم سیکھیں۔ سائنس میں ترقی کریں۔ سائنس کو فروغ دیں۔ صنعتوں کو بڑھائیں۔ زراعت کو کمال تک پہنچائیں۔ شادیاں رچائیں۔ اولاد کی خوشیاں منائیں معصوم نفر بچوں کی مجلسیں جمائیں مگر ان کے سینوں میں تقوٰے اور خشیۃ اللہ کا شاداب درخت ہمیشہ لہلہاتا رہے یعنی "دست با کار ہو اور دل با یار۔" (باقی)

"ممّا رزقنٰھم ینفقون"

محدود سرمایہ سے محدود خدمت ہی بجا لائی جا سکتی ہے۔ لہٰذا اگر خدمتِ خلق کا دائرہ نقدی کی شکل میں ہی محدود رکھا جائے تو یقیناً دولت مند شخص کے لئے خدمت کے مواقع زیادہ ہیں۔ مگر اگر بہت غور و فکر سے کام لیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں اور استعدادوں کے لحاظ سے غریب سے غریب تر شخص کے لئے بھی خدمتِ خلق کے ہزاروں مواقع اور ہزاروں راہیں ہیں بشرطیکہ وہ ہوشیار مومن ہو۔ اور خدمت کا کوئی موقع خالی نہ جانے دے۔

(نائب قائد ایثار)

قرآنِ کریم ــــ صداقتِ اسلام کا عظیم الشّان معجزہ

(مکرم بشیر الدین صاحب کمال ۔ بہاولپور)

ابتدائے آفرینش سے ہی اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کا سلسلہ اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے جاری کر رکھا ہے تا اس کی مخلوق توحید پر قائم ہو جائے اور لوگ گمراہ ہونے سے بچے رہیں۔ پہلے حضرت آدم علیہ السلام ۔ اس کے بعد حضرت نوحؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت عیسےٰؑ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آخر میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آج سے قریباً چودہ سو سال پیشتر مخلوقِ خدا کی رہنمائی کے لئے تشریف لائے۔

پہلے ہر نبی صرف اپنی ہی قوم کے لئے اور خاص وقت کے لئے ہی آتا تھا لیکن آخر میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک اعلےٰ اور اکمل تعلیم لائے جس کے بعد کسی نئی شریعت کی ضرورت نہ رہی۔ کیونکہ آپؐ کی تعلیم کسی خاص زمانہ اور کسی خاص قوم کے لئے نہ تھی بلکہ تمام اقوام کے لئے اور قیامت تک کے لئے ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

قل یآیّھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔

یعنی کہو (کہ) اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

قرآنِ کریم کے آنے کے بعد تمام سابقہ انبیاء کی تعلیمات منسوخ ہو گئیں اور صرف قرآن کریم کی تعلیم ہی قابلِ عمل رہ گئی۔ جو کہ قیامت تک رہے گی۔ جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی...

یعنی "آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔"

اب صرف یہی ایک قابلِ عمل تعلیم ہے جس پر عمل پیرا ہو کر دنیا حقیقی نجات کا دروازہ اپنے اوپر کھول سکتی ہے اور خدا تعالےٰ کی معرفت اور عرفان حاصل کر سکتی ہے اور یہی تعلیم ہر زمانہ میں انسان کی کامل رہنمائی کر سکتی ہے۔

قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا جو کہ بہت جامع اور فصیح و بلیغ زبان ہے۔ قرآن کریم کا لفظ اس لئے استعمال کیا گیا کہ یہ کتاب کثرت سے پڑھی جائے گی یعنی اس کا پڑھنا سہل ہو گا اور عربیؔ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے مفہوم کا سمجھنا بھی آسان ہو گا کیونکہ یہ ہر بات دلیل کے ساتھ بیان کرتی ہے۔ گویا ازل سے یہ مقدر تھا کہ دنیا کی کامل ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل ہو گا۔ اس کے مقابلہ میں گزشتہ کتب کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ نہ وہ فصیح و بلیغ ہیں اور نہ ہی ان کو کوئی ایسا دعوےٰ ہے۔ اور وہ قرآن کے مقابلہ میں کثرت سے پڑھی بھی نہیں جاتیں اور نہ ہی وہ کثرت سے سمجھی جاتی ہیں۔

قرآن کریم کی سچّی اور کامل پیروی سے خدا تعالےٰ اپنے خاص بندوں کو بھی فصاحت و بلاغت کے کلام سے نوازتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ فرمایا کہ

"میں قرآن شریف کے معجزہ
کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت
کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی
نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۵)

آپؑ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا تو دعوےٰ ہے کہ معجزہ
کے طور پر خدا تعالےٰ کی تائید
سے اس انشاء پردازی کی
ہمیں طاقت ملی ہے تا معارف و
حقائقِ قرآنی کو اس پیرایہ
میں بھی دنیا پر ظاہر کریں۔ اور
وہ بلاغت جو ایک بیہودہ
اور لغو طور پر اسلام میں
رائج ہو گئی تھی اس کو کلامِ الٰہی
کا خادم بنایا جائے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۵۹)

یہی ایک کتاب ہے جس کی حفاظت کا خود خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ "ہم نے ہی اس ذکر یعنی قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔" جہاں یہ حفاظت ظاہری طور پر ہے وہاں معنوی طور پر بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب اس کے ماننے والے اس کی تعلیم کو بھلا بیٹھیں گے اور قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ دیں گے۔ تو خدا تعالےٰ ہر صدی کے سر پر اس کی حفاظت کے لئے مجدد بھیجے گا۔ وہ مجدد اس تعلیم کو جو ظاہری طور پر مُردہ ہو چکی ہو گی۔ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ... کے تحت اس کو پھر زندہ کرے گا۔ اس کے مقابلہ میں گزشتہ کتابوں میں بہت تحریف ہو چکی ہے اور اس کے ماننے والے محض اپنے رسم و رواج اور خیالات و افکار کے ہی پابند رہ گئے ہیں جس کی وجہ سے وہ خدا تعالےٰ کی ہستی کو بھول بیٹھے ہیں اور توحید سے دُور جا پڑے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ شرک کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرے۔ پھر ان کی کتابوں میں یہ کہیں ذکر نہیں کہ جب تمہاری حالت بگڑ جائے گی اور تمہاری کتابیں محرف و مبدل ہو جائیں گی خدا تعالےٰ تمہاری حالت کو سنوارے گا اور تمہاری کتابوں کی حفاظت کرے گا۔

قرآن کریم کو ایک یہ بھی اعجاز حاصل ہے کہ اس کے حفاظ کثرت سے موجود ہیں اور اس کی زبان (یعنی عبارت) اتنی دلنشین اور پیاری ہے کہ اگر ایک آدمی اس کو حفظ کرنا شروع کر دے تو یہ خود بخود حفظ ہوتی چلی جاتی ہے اس کے مقابلہ میں گزشتہ کتب کا نہ کوئی حافظ ہے اور نہ ہی وہ حفظ کی گئیں۔ اور نہ ہی وہ حفظ ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ کتابیں ختم ہو جائیں تو پھر یہ دوبارہ اپنی اصلی حالت میں نہیں مل سکتیں۔

قرآنِ کریم اس لحاظ سے بھی اعلےٰ و ارفع ہے کہ جہاں یہ دعوےٰ کرتا ہے وہاں اس کا جواب بھی دلیل کے ساتھ ہی خود دیتا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں گزشتہ کتب اس امر سے عاجز ہیں۔

قرآن کریم کے اعلےٰ و ارفع ہونے کا ثبوت اس سے بھی عیاں ہے کہ اس میں وہ پیشگوئیاں بیان کی گئیں ہیں جو کہ قیامت تک پوری ہوتی چلی جائیں گی اور بڑی شان سے اب بھی پوری ہو رہی ہیں۔ مثلاً نہر سویز اور نہر پانامہ کی پیشگوئی۔ دخانی جہازوں کی پیشگوئی۔ فلسطین پر یہود کے قابض ہونے کی پیشگوئی۔ ریل۔ موٹر اور ہوائی جہازوں کی ایجاد کی پیشگوئی۔ وغیرہ وغیرہ۔

قرآن کریم کو ماننے والے اور اس پر صحیح معنوں میں عمل کرنے والے خدائے واحد کے ساتھ سچا اور حقیقی تعلق پیدا کر سکتے ہیں اور خدا تعالےٰ سے ہم کلام بھی ہو سکتے ہیں۔ اور اس طرح وہ سچی محبت، معرفت اور عرفان حاصل کرتے ہیں اور کر رہے ہیں جس کی ہمارے سامنے کئی ایک مثالیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں:۔

؎ وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اس کے مقابلہ میں گزشتہ کتابوں کے پیروکار روحانیت سے خالی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی دعا کی قبولیت کا نشان بھی نہیں دکھا سکتے۔

مخالفین اور منکرینِ اسلام یہ الزام لگاتے ہیں کہ قرآن نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا کلام ہے لیکن قرآن مجید یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ اے منکرین اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں ہے مکمل جامع ارفع اور اعلےٰ کتاب نہیں تو فاتوا بسورۃ من مثلہ ... "کہ اس کی مانند کوئی ایک سورۃ تو بنا کر لاؤ۔ اور پھر فرمایا کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکیں گے خواہ وہ سب ہی کیوں نہ اکٹھے ہو جائیں۔ کیونکہ اگر یہ انسان کا کلام ہے تو پھر اس کے بالمقابل پر انسان اپنا کلام پیش کر سکتا ہے۔ اور انسان کے کلام میں غلطیاں بھی رہ جاتی ہیں لیکن یہ قرآن غلطیوں سے بھی پاک ہے۔ مولوی شبیر احمد صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:۔

"ٹھیک اسی طرح خدائی کلام وہ ہے
کہ ساری دنیا اس جیسا کلام بنانے سے
عاجز اور درماندہ ہو۔ ساری دنیا کو
للکارا جائے۔ غیرتیں دلائی جائیں۔
مقابلہ کے لئے کھڑا کیا جائے۔ اور لوگ
چاہیں کہ کسی طرح یہ روشنی بجھ جائے مگر
پھر بھی وہ کلام بنا کر نہ لا سکیں تو ہم
یہ سمجھیں گے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔"

(رسالہ اعجاز القرآن صفحہ ۱۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

یہ اعجاز نہ صرف قرآن کریم کو حاصل ہے بلکہ آپ کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں بھی موجود ہے جو کہ ظل کے طور پر قرآن کریم کی ہی برکت سے معمور ہے جیسا کہ آپ نے ایک کتاب اعجاز احمدی تصنیف فرمائی اور پھر فرمایا کہ اگر مولوی ثناء اللہ ۲۵ دن میں اور باقی مولوی ۲۰ دن میں اس جیسی کتاب تصنیف کر دیں تو میں ان کو مبلغ دس ہزار روپیہ انعام دوں گا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"چونکہ میں دل سے یقین جانتا
ہوں کہ خدا کی تائید کا یہ ایک
بڑا نشان ہے تا وہ مخالف کو
شرمندہ اور لاجواب کرے اسلئے
میں اس نشان کو دس ہزار روپیہ
کے انعام کے ساتھ مولوی ثناء اللہ
اور اس کے مددگاروں کے سامنے
پیش کرتا ہوں۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۶)

پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"پھر اگر ۲۰ دن میں جو دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء
کی دسویں کے دن کی شام تک
ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے اس
قصیدہ اور اردو مضمون کا جواب
چھاپ کر شائع کر دیا تو یوں سمجھو
کہ میں نیست و نابود ہو گیا اور میرا
سلسلہ باطل ہو گیا۔ اس صورت میں
میری جماعت کو چاہیئے کہ

مجھے چھوڑ دیں۔ اور قطع تعلق کریں۔ لیکن اب اگر مخالفوں نے عمداً کنارہ کشی کی تو نہ صرف دس ہزار روپوں سے محروم رہیں گے۔ بلکہ دس لعنتیں ان کا ازلی حصہ ہو گا۔"

(اعجازِ احمدی صفحہ ۹۰)

خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی شان دیکھئے کہ آج تک کسی کو بھی توفیق نہیں ملی۔ کہ وہ اس کا جواب تحریر کر سکیں۔

قرآن کریم کا مقابلہ گذشتہ مذاہب کی کتب نے بھلا کیا کرنا ہے۔ جبکہ وہ قرآن کریم کی پہلی سورۃ جو کہ سورۃ فاتحہ کہلاتی ہے اس کا ہی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اور نہ کر سکیں گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" میں جو چیلنج عیسائیوں کو دیا گیا۔ اب تک وہ اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکے۔ اور وہ یہ ہے۔

" توریت اور انجیل قرآن کا کیا مقابلہ کریں گی۔ اگر صرف قرآن شریف کی پہلی سورت کے ساتھ ہی مقابلہ کرنا چاہیں۔ یعنی سورت فاتحہ کے ساتھ۔ جو فقط سات آیتیں ہیں اور جس ترتیب و انسب اور ترکیب محکم اور نظام فطرتی سے اس سورت میں صدہا حقائق اور معارفِ دینیہ اور روحانی حکمتیں درج ہیں۔ ان کو موسیٰ کی کتاب یا یسوع کے چند ورق انجیل سے نکالنا چاہیں۔ تو گو ساری عمر کوشش کریں۔ تب بھی یہ کوشش لاحاصل ہو گی۔ اور یہ بات لاف و گزاف نہیں بلکہ واقعی حقیقی بات یہی ہے۔ کہ توریت اور انجیل کو علوم حکمیہ میں سورت فاتحہ کے ساتھ بھی مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ ہم کیا کریں۔ اور کیونکر فیصلہ ہو۔ پادری صاحبان ہماری کوئی بات بھی نہیں مانتے۔ بھلا اگر وہ اپنی توریت یا انجیل کو معارف اور حقائق کے بیان کرنے اور خواص کلام الوہیت ظاہر کرنے میں کامل سمجھتے ہیں تو ہم بطور انعام پانسو روپیہ (۵۰۰/-) نقد ان کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ کل اپنی ضخیم کتابوں میں سے جو ستر (۷۰) کے قریب ہوں گی اور حقائق و معارفِ شریعت اور مرتب و منتظم دررِ حکمت و جواہر معرفت اور خواص الکلام الوہیت دکھلا سکیں۔ جو سورت فاتحہ میں ہم پیش کریں۔ اور اگر یہ روپیہ تھوڑا ہو۔ تو جس قدر ہمارے لئے ممکن ہو گا۔ ہم ان کی درخواست پر بڑھا دیں گے۔" (صفحہ ۴۸)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس رقم کو سوگنا بڑھا دیا ہے۔ تا کہ وہ اس چیلنج کو قبول کریں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس اقتباس کے آخری فقرہ کو سن کر مجھے خیال آیا۔ کہ یہ ایک اب چیلنج ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ قیامت تک کے لئے قائم ہے۔ اور اس چیلنج میں آپ نے اس خواہش کا اظہار بھی فرمایا ہے۔ کہ اگر عیسائی اس رقم کو حقیر سمجھنے کا بہانہ کر کے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیں۔ تو ہم اپنی استطاعت کے مطابق اس رقم کو بڑھا دیں گے چونکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم اور احسان کے ساتھ ہماری مالی طاقت اور استطاعت کو بڑھا دیا ہے۔ اس لئے میں جماعت احمدیہ کا امام ہونے کی حیثیت سے عیسائی دنیا کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ ہم سے اس رقم سے سوگنا (یعنی پچاس ہزار روپیہ) نقد وصول کریں۔ بشرطیکہ جو حقائق و معارف سورۃ فاتحہ میں بیان ہوئے ہیں اس قسم کے حقائق و معارف وہ اپنی تمام کتب کے مجموعہ سے وہ پیش کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ انہیں اس چیلنج کو قبول کرنے کی کبھی ہمت نہ پڑے گی۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی کتابوں کے ذریعہ قرآن کریم کی تعلیم کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ جو دنیا کو ایک وقت تک فائدہ دیتی رہیں اور اپنا کام ختم کر کے خدا تعالیٰ کی تقدیر سے منسوخ کر دی گئیں ہیں۔"

(الفضل ۲۳ اپریل ۶۲ء)

خدا تعالیٰ ہمیں ایسی عظیم الشان آسمانی کتاب کے سمجھنے سمجھانے پڑھنے اور پڑھانے نیز اس پر عمل کرنے کی توفیق محض اپنے فضل سے عطا فرمائے۔ تا ہم محمد رسول اللہ صلعم کے حقیقی خادم بن کر اسلام کو تمام دنیا پر غالب کر سکیں۔ آمین۔

درخواست دعا

عزیز مقبول احمد نے ایم ایس سی فائنل کا اور عزیزہ طیبہ نے ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک محمد عبد اللہ
لیکچرار دینیات تعلیم الاسلام کالج
ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ماہنامہ انصار اللہ (اگست)

احباب کرام کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ کا اگست کا شمارہ پندرہ اگست کو حوالہ ڈاک کر دیا گیا تھا۔ اگر کسی خریدار کو دو چار روز تک پرچہ نہ ملے تو مہربانی فرما کر اطلاع دیں تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی گذارش ہے کہ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع مقامی ڈاک خانے میں بھی دی جانی چاہیئے۔ تاکہ اگر پرچہ وہاں ضائع ہوتا ہو تو تحقیقات کی جا سکے۔

کونسا ایسا مسلمان ہے جو نماز میں لذت اور سرور حاصل کرنے کا متمنی نہ ہو۔ لیکن کتنے لوگ ہیں جو اس روز سے واقف ہیں کہ یہ لذت اور سرور کیونکر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ انصار اللہ کے زیر نظر پرچے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس سلسلہ میں ایک قیمتی اقتباس شامل ہے۔ ایسے اقتباسات نہ صرف پڑھنے ضروری ہیں بلکہ انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ دوسروں کو بھی دکھائے جائیں۔

سلطان البیان حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا اہل یورپ سے ایک خطاب جس میں اسلام کی خوبیاں نہایت دلکش پیرائے میں بیان کی گئی ہیں۔ اور اہل یورپ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی ہے بھی اس اشاعت کی زینت ہے۔

ان اقتباسات کے علاوہ محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ کا مضمون صحابہ مسیح موعود کا جذبہ عشق شامل اشاعت ہے۔ اس مضمون میں محترم مرزا صاحب نے حضرت خلیفہ نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک ایک واقعہ پیش فرمایا ہے اور یہ دونوں واقعے ایسے ہیں کہ دل میں ایک خاص کیفیت پیدا کئے بغیر نہیں رہتے۔

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے سجدہ سہو کب اور کیسے کیا جاتے پر قلم اٹھایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ایسے مسائل پر جن کی روزمرہ کی زندگی میں ضرورت رہتی ہے بہت کچھ اور بار بار لکھنے کی ضرورت ہے۔

پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد نے اپنے مخصوص دلکش انداز میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے دس قرآنی طریق قارئین کرام کے سامنے رکھے ہیں۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہر شخص کے لئے آسان نہیں اسے آسان بنانے کے لئے بات کو دلکش پیرائے ہی میں پیش کرنا ضروری ہے اور محترم شیخ صاحب نے نہایت کامیابی کے ساتھ اس مضمون کو نبھایا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہونی شروع ہوئی ہے۔ گیمبیا کے احمدی گورنر جنرل کے ذریعہ اس کی سب سے پہلی جھلک نظر آئی ہے۔ اس موضوع پر ایڈیٹر صاحب نے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ اداریہ "اسلام میں اتحاد و اتفاق کی اساس" کے موضوع پر ہے۔ اتحاد و اتفاق اسلامی برادری کی جان ہے۔ اسلئے اسکی اساس کو جان لینا از حد ضروری ہے

اس اشاعت میں ایک مضمون "تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کی ضرورت اور اس کا طریق" بھی شامل ہے۔

ہماری جماعت ایک تبلیغی جماعت ہے ہم میں سے ہر فرد کو تبلیغ کی اہمیت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے اور تبلیغ کے صحیح طریقوں سے واقفیت چاہیئے۔ صرف اور صرف اس صورت میں ہم اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین۔

اس پرچہ کی خریداری آپ خود قبول فرمائیں۔ اور دوسروں میں بھی اسکی خریداری کی تحریک کریں۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ)

ضروری اطلاع

جو مرکزی دفاتر یا دیگر احباب جماعت احمدیہ مس باڈہ سے خط و کتابت کرتے ہیں وہ عموماً پتہ غلط تحریر کرتے ہیں جس کی وجہ سے خط بہت تاخیر سے ملتے ہیں۔ اسلئے احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ باڈہ ریلوے سٹیشن ہے اور ہمارا گاؤں مس موضع باڈہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے لہذا احباب ڈاک خانہ مس باڈہ نہ لکھا کریں بلکہ موضع مس۔ ڈاک خانہ باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ لکھا کریں۔ تاکہ خط جلد پہنچ سکیں۔

حکیم ملک میر احمد افغان
موضع مس۔ ڈاک خانہ باڈہ ضلع لاڑکانہ

تقرر نائب امیر ضلع منٹگمری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ سکنہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری کو نائب امیر ضلع منٹگمری منظور فرمایا ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱ - ریگولر کمیشن - پی ایم اے لانگ کورس

درخواستیں ۳۱/۸/۶۶ تک - شرط انٹرمیڈیٹ (پ - ٹ ۱۴/۸/۶۱)

۲ - داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ ملتان

فرسٹ ایئر کلاس ایسوسی ایٹ انجینئر ڈپلومہ کورس - سہ سالہ - داخلہ بنا بر قابلیت ٹکنالوجی (۱) کیمیکل ٹکنالوجی (۲) الیکٹریکل (۳) مکینیکل - ہر ایک میں ۴۰ سیٹیں -

شرائط: میٹرک (فزکس کیمسٹری و ریاضی)

پراسپکٹس و فارم کے لئے ۱۱ × ۴½" سائز کا لفافہ (واپسی) ایک روپیہ کی ٹکٹوں والا بھیجکر بذریعہ ڈاک - ہوسٹل موجود - درخواستیں ۲۹/۸/۶۶ تک (پ - ٹ ۱۴/۸/۶۶)

۳ - سینٹرل پبلک سروس کمیشن پاکستان گورنمنٹ

مشترکہ امتحان مقابلہ برائے بھرتی - کراچی - لاہور - ڈھاکہ و لندن میں ۱۱/۱/۶۶ کو -

امتحانات (۱) سول سروس آف پاکستان

(۲) پاکستان فارن سروس

(۳) پولیس سروس آف پاکستان فائیننس و ریونیو سروسز آف پاکستان

(۴) پاکستان آڈٹ و اکاؤنٹس سروس

(۵) ریلوے اکاؤنٹس سروس

(۶) پاکستان ملٹری اکاؤنٹس سروس

(۷) " ٹیکسیشن سروس

(۸) پاکستان کسٹمز اینڈ ایکسائز سروس

(۹) اسسٹنٹ کنٹرولر آف امپورٹس وینڈ ایکسپورٹس

(۱۰) پاکستان پوسٹل سروس

(۱۱) پاکستان ملٹری لینڈز اینڈ کینٹونمنٹس سروس

(۱۲) سینٹرل سکرٹریٹ سروس کلاس ٹو سروسز

(۱۳) پاکستان پوسٹل سپرنٹنڈنٹس سروس

(۱۴) ایگزیکٹو آفیسرز - امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس -

(۱۵) اسسٹنٹ انکم ٹیکس افسر

قواعد و فارم درخواست بڑا واپسی لفافہ بھیجکر دفاتر سینٹرل پبلک سروس کمیشن کراچی (بلاک نمبر B-10 سینٹرل سکرٹریٹ) لاہور ۳ سندر داس روڈ آف ڈیوس روڈ) اور تمام ڈپٹی کمشنرز سے درخواستیں ۲۹/۹/۶۶ تک بنام سکرٹری سنٹرل پبلک سروس کمیشن بلاک B-10 سینٹرل سکرٹریٹ کراچی - (پ - ٹ ۱۴/۸/۶۶)

۴ - حبیب انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی نوابشاہ

فرسٹ و سیکنڈ کلاس میٹرک سائنس و ریاضی -

کورسز (۱) انٹرمیڈیٹ سائنس (ٹیکنیکل گروپ) لیڈنگ ٹو بی ایس سی (کیمسٹری ٹیکنیکل) (۲) ڈپلومہ ان کیمیکل ٹکنالوجی -

۵۰ سیٹیں ہر ایک کورس - انتخاب بنا بر قابلیت - درخواستیں ۲۰/۸/۶۶ تک (پ - ٹ ۱۴/۸/۶۶)

۵ - گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کوئٹہ

فرسٹ ایئر کلاس ڈپلومہ ان کامرس (برابر انٹرمیڈیٹ ان کامرس) میں داخلے کے لئے مجوزہ فارم میں ۲۵/۸/۶۶ تک -

ڈے کلاسز و نائٹ کورسز (۱) اکاؤنٹ گروپ (۲) شارٹ ہینڈ گروپ

ہر ایک کے لئے ۱۵ سیٹیں (پ - ٹ ۱۴/۸/۶۶)

۶ - داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ سرگودھا

سی کام (انٹرمیڈیٹ ان کامرس) پارٹ ون میں داخلے کے لئے درخواستیں ۲۹/۸/۶۶ تک۔

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع —— شوریٰ کی اہمیت

مجلس خدام الاحمدیہ کے کام باہم مشورے سے کئے جاتے ہیں۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجالس کی طرف سے قواعد کے مطابق جو تجاویز مجلس کے کام اور پروگرام سے متعلق مرکز میں موصول ہوتی ہیں۔ مجلس عاملہ مرکزیہ ان پر غور کر کے ضروری تجاویز شوریٰ کے اجلاس میں ایجنڈا کی صورت میں پیش کرتی ہے۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہوگا۔ اگر کسی مجلس نے شوریٰ میں کوئی خاص امر پیش کرنا ہو۔ تو حسب قواعد مجلس عاملہ مقامی میں اسے پیش کر دیں۔ اور اگر مجلس مقامی کی اکثریت اس کے حق میں ہو۔ تو اسے معین الفاظ میں یکم ستمبر ۶۶ء تک مرکز میں بھجوا دیں اس کے بعد آنے والی تجاویز زیر غور نہیں آ سکیں گی۔

شوریٰ کے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ —— یکم ستمبر ۶۶ء

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

احباب ہوشیار رہیں

ایک شخص مسمی محمد اشرف جو اپنے آپ کو حضرو ضلع کیمبلپور کا رہنے والا بتاتا ہے رنگ سیاہ - درمیانہ قد - اردو بہت اچھی بولتا ہے - ڈاڑھی مونچھ صاف پینٹ پہنتا ہے اپنے کو اچھا پڑھا لکھا اور نو مبائع ظاہر کر کے مختلف جماعتوں میں گھومتا ہے اور اپنی مجبوریاں ظاہر کر کے لوگوں سے روپیہ بٹورتا رہتا ہے۔ احباب ہشیار رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

دعائے مغفرت

۱ - مکرمی حکیم عبد الرحیم صاحب آف کوہاٹ کا جوان سال لڑکا متعلم ایف۔ اے۔ بسمی جو نہایت ہی ذہین اور ہوشیار اور پابند صوم و صلوٰۃ تھا۔ موٹر سائیکل پر کوہاٹ سے پشاور جاتے ہوئے راستہ میں ایک بیل گاڑی سے متصادم ہوا۔ بظاہر تو معمولی چوٹیں آئی تھی۔ مگر پیٹ پر جو چوٹ آئی اس سے انتڑیاں دو جگہ سے کٹ گئی تھی۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں پیٹ کا اپریشن ہوا۔ اور ہر ممکن علاج معالجہ ہوا۔ مگر خداوند تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور مورخہ ۱۲/۸/۶۶ رات کے ڈیڑھ بجے وہ فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم حکیم صاحب ان تمام احباب کا جنہوں نے اس کے علاج معالجہ میں حصہ لیا یا تجہیز و تکفین میں مدد کی۔ شکریہ ادا کرتے ہیں جن دوستوں نے اس صدمہ جانکاہ میں اظہار ہمدردی کیا ہے وہ ان کے بھی شکر گزار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین اور ان کے بہن بھائی و ہمشیرہ وغیرہ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو جنت نصیب فرمائے۔

(خاکسار عبد الکریم ناظم شعبہ اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ پشاور)

۲ - میرے برادر بزرگ چوہدری محمد علی صاحب ساکنہ علیپور چٹھہ ضلع سیالکوٹ قریباً چار ماہ کی لمبی علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون - احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ اور غمزدہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ (خاکسار اللہ بخش صدر محلہ دار الصدر غربی ب)

۳ - مکرم محمد اشرف صاحب ڈھلو کا لڑکا مختصر علالت کے بعد وفات پا گیا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہم البدل عطا کرے نیز لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے (مبارک احمد ظفر نوگری ضلع گوجرانوالہ)

۶ ڈے اینڈ نائٹ کلاسز - مشمولات مصدقہ نقول سندات و کیریکٹر سرٹیفیکیٹ و دو پاسپورٹ سائز فوٹو - شرائط: - میٹرک - فارم داخلہ دفتر انسٹی ٹیوٹ سے - وظائف و مراعات فیس کی کافی گنجائش - داخلہ بنا بر قابلیت (پ - ٹ ۱۶/۸/۶۶)

۷ - سر ولیم رابرٹس سکالرشپ

برائے پی ایچ ڈی - ڈگری یونیورسٹی کالج ناردرن ویلز بنگور انگلینڈ - مالیت وظیفہ ۵۵۰ پونڈ سالانہ دو سال یا زائد کے لئے سفر آمد و رفت مفت

مضامین (۱) ایگریکلچر (۲) ایگریکلچرل اکنامکس (۳) اینٹومالوجی (۴) کیمسٹری (۵) بوٹنی

درخواستیں سادہ کاغذ پر مشتمل مصدقہ نقول سندات و مشتمل برکوائف مطلوبہ ۲۶/۸/۶۶ بنام رجسٹرار ایگریکلچرل یونیورسٹی لائل پور - (پ - ٹ ۱۴/۸/۶۶) (ناظر تعلیم)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● جکارتہ ۱۸ ر اگست۔ صدر سوکارنو نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشیا ملائشیا کو اس وقت تک تسلیم نہیں کرے گا جب تک کہ سبا اور سراوک میں انتخابات نہ ہو جائیں انہوں نے ویت نام میں امریکی جارحیت کی شدید مذمت کی اور کہا کہ اس سے ایٹمی جنگ چھڑنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

صدر سوئیکارنو نے یوم آزادی کی ۲۱ سالگرہ کے موقع پر دس لاکھ کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امن کے معاہدے پر دستخط کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ انڈونیشیا نے ملائیشیا کو تسلیم کر لیا ہے۔ ملائشیا کو سراوک اور سبا میں انتخابات کے بعد ہی تسلیم کیا جائیگا ملائشیا کے ساتھ بات چیت کے سلسلہ میں جنرل سوہارتو کو کچھ اختیارات دے دیئے گئے تھے انہوں نے شمالی بورنیو کے باشندوں سے اپیل کی ہے کہ اگر وہ آزادی چاہتے ہیں تو انہیں معاہدہ منیلا اور معاہدہ بنکاک سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے علاقے میں عام انتخابات جمہوری طریقے پر ہوں۔

انہوں نے ویت نام میں امریکی جارحیت کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر امن پسند اقوام ویت نام میں گھناؤنے جرائم کے سدباب کے لئے اب بھی متحد نہ ہوئیں تو پھر دنیا کو اس سے بھی ہولناک اور ہیبتناک واقعات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

صدر سوئیکارنو نے کہا کہ وہ دن رات سامراجیت اور نوآبادیت کے خلاف جنگ جاری رکھیں گے۔ انڈونیشیا اقوام متحدہ میں شامل ہوئے بغیر اس کی تنظیم نو کے لئے جدوجہد کرتا رہے گا۔ عالمی ادارے میں شمولیت کا مسئلہ بعد کا ہے۔

انہوں نے کہا کہ وہ اب بھی انڈونیشی انقلاب کے عظیم قائد اور وزیر اعظم ہیں۔ اور انہوں نے جنرل سوہارتو کو اختیارات منتقل نہیں کئے۔

● ہنوئی ۱۸ ر اگست۔ کل شمالی ویت نام پر حملے کے دوران چار امریکی طیارے گرائے گئے۔ ادھر ویت کانگ حریت پسندوں نے دعوے کیا ہے کہ گزشتہ ماہ کے اواخر میں انہوں نے ۳۲۴ امریکی فوجی ہلاک اور دو سو زخمی کر دئے۔

جنوبی ویت نام کی لبریشن پریس ایجنسی نے بتایا ہے کہ ۲۶ جولائی کی رات کو اور ۲۷ جولائی کی صبح کو حریت پسندوں نے امریکہ کے ۲۵ ویں پیدل ڈویژن کے دوسرے بریگیڈ پر دو حملے کئے اور اسے شدید جانی نقصان پہنچانے کے علاوہ ۶۰ ٹینک تباہ کر دئے یا انہیں نقصان پہنچایا۔ اس کے علاوہ اڈے میں موجود پانچ توپیں اور چار طیارے بھی تباہ کر دئے گئے۔ ویت کانگ حریت پسندوں نے قیام امن کے لئے ایشیائی کانفرنس بلانے کی تجویز رد کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ جنوبی ویت نام سے تمام غیر ملکی فوجوں کو باہر نکالے بغیر جنگ بند نہیں کریں گے۔

● راولپنڈی ۱۸ ر اگست۔ مرکزی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ بیرونی ممالک سے ملنے والی امداد کو جلد از جلد اور پوری کفایت شعاری کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ کابینہ کا اجلاس آج راولپنڈی میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں غذائی پیداوار بڑھانے پر بھی زور دیا گیا۔

منصوبہ بندی کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد نے پاکستان کو امداد دینے والے ادارے کے اجلاس کے بارے میں صدر کو جو رپورٹ پیش کی تھی اجلاس میں اس پر بھی غور کیا گیا امدادی ادارے کا اجلاس ۵ جولائی کو واشنگٹن میں منعقد ہوا تھا۔

● راولپنڈی ۱۸ ر اگست۔ کل پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایک نئے معاہدے پر دستخط ہوئے جس کے تحت امریکہ پاکستان کو سات کروڑ ڈالر (۳۳ کروڑ ۳۳ لاکھ روپے) کا قرضہ دے گا تاکہ پاکستان صنعتی سامان درآمد کر سکے۔

اس قرضہ کا مقصد پاکستان کی درآمدی پالیسی کو نرم کرنے میں مدد دینا اور پاکستان میں صنعتی پیداوار اور توسیع کے لئے خام اجناس اور سامان فراہم کرنا ہے۔

● اسلام آباد ۱۸ ر اگست۔ حکومت پاکستان نے سنگاپور کے ساتھ سفارتی تعلقات کے قیام کا اعلان کر دیا ہے دونوں ملکوں کے درمیان ہائی کمشنر کی سطح پر تعلقات قائم کئے جائیں گے اور برما میں مقیم پاکستانی سفیر سنگاپور میں پاکستانی ہائی کمشنر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں گے۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے قیام کے پیش نظر سنگاپور کے ساتھ سفارتی تعلقات کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔

● بیت المقدس ۱۸ ر اگست۔ اسرائیل نے اپنی جارحانہ سرگرمیوں اور فوجی تیاریوں کی پردہ پوشی کے لئے عربوں کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ پچھلے دنوں اسرائیل نے شام پر حملہ کیا تھا اور اب شام کے خلاف سلامتی کونسل نے شکایت کی ہے اور اس پر حملہ کی ذمہ داری تھوپنے کی مذموم کوشش کی ہے۔

● اغادیر ۱۸ ر اگست۔ مراکش کی بندرگاہ کے قریب بڑی کشتی الٹ کر غرق ہو گئی۔ اندیشہ ہے کہ اس حادثے میں ۶۰ افراد ڈوب گئے۔ ان دنوں اغادیر میں میلہ لگا ہوا ہے اور باہر سے لوگ سیر و تفریح کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ کشتی پر ۸۰ افراد سوار تھے اور بندرگاہ کی سیر کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ غرق ہونے والوں میں بچے اور عورتیں شامل ہیں حادثے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ کشتی میں گنجائش سے زیادہ لوگ سوار ہو گئے تھے اور وہ ان کا بوجھ نہ سہار سکی۔

● نیویارک ۱۸۔ اگست۔ سلامتی کونسل میں برطانیہ کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ برطانیہ نے شکایت کی تھی کہ مصری طیاروں نے جنوبی عرب (عدن) کے ایک قصبے پر گولیاں برسائی ہیں اور سلامتی کونسل کو اس واقعہ کی تحقیقات کرانی چاہیئے۔

سلامتی کونسل کے اراکان نے برطانیہ کے الزامات کو درخور اعتنا نہیں سمجھا اور کوئی رسمی قرارداد بھی منظور نہ کی۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

ہومیوپیتھی

چار خوراکوں کا کارنامہ

"مجھے بچپن سے شدید سردرد کا عارضہ تھا۔ درد کے دورے انتہائی سخت اور ناقابل برداشت ہوتے تھے۔ سالہا سال بڑے بڑے ماہر ڈاکٹروں سے علاج کرایا ڈاکٹروں کے بورڈ بٹھائے گئے مگر سردرد جوں کا توں رہا۔ آخر کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کی اکسیر سردرد Headache Cure کی صرف چار خوراکیں استعمال کرنے سے اب بفضل تعالیٰ چون سال کی عمر میں مجھے اس تکلیف سے نجات مل گئی ہے۔ ایسی حیرت انگیز دوا کی ایجاد پاکستانی قوم کے لئے باعث فخر ہے۔" (سردار محمد اسلم خان ۲۲ ایلیشور سٹریٹ کرشن نگر۔ لاہور)

اسی قسم کی چار خوراکی تیر بہدف۔ مجرب اکسیریں۔ مندرجہ ذیل امراض کے لئے بھی مل سکتی ہیں:۔ نکسیر۔ دمہ۔ جریان گوش۔ لو اکسیر۔ ناسور۔ سیلان الرحم۔ بانجھ پن۔ اعصابی اور جوڑوں کی دردیں۔ تکالیف چشم۔ قیمت فی اکسیر دس روپے۔ خرچ ڈاک ڈیڑھ روپیہ۔

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

۱۔ مندرجہ ذیل کام کے سلسلے میں ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۵ء برائے لیبر اینڈ میٹریل پر مبنی پرسنٹیج ریٹس کے سربمہر ٹنڈر مجوزہ فارم پر مطلوب ہیں۔ جو ۲۷ راگست ۱۹۶۶ء کے بارہ ۱۲ بجے دوپہر تک وصول کئے جائینگے۔

کام کی نوعیت	لاگت کا تخمینہ	زر امانت	تکمیل کا عرصہ
ڈویژنل پلان نمبر LHR/64/1964-BDM/27 کے مطابق SDR/NWL سیکشن پر بدوملہی کے مقام پر سیکنڈ اور انٹر کلاس ویٹنگ روم اور پارسل گودام کی فراہمی (تخمینہ ۵ پی اے ۶۶-۱۹۶۵ء)	۲۵۰۰۰/۰ روپے	۵۰۰/۰ روپے	تین ماہ

۲۔ ٹنڈر دستاویزات (ناقابل واپسی اور ناقابل منتقلی) بقیمت ۱۰ دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو آر لاہور (ورکس اکونٹس برانچ) سے کسی ورکنگ روز کو ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر کے دوران حاصل کئے جا سکتے ہیں

۳۔ فارم ٹنڈر۔ شیڈول آف ریٹس۔ پلان اور تخمینہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر کی ورکس اکونٹس سیکشن میں دیکھے جا سکتے ہیں

۴۔ ٹنڈر فارم کی فروخت صرف ان ٹھیکیداروں کیلئے کھلے گی جو پی ڈبلیو ریلوے کے منظور شدہ ہوں دیگر ٹھیکیدار جو پی ڈبلیو ریلوے کی منظور شدہ فہرست پر نہیں وہ بھی ٹنڈر دے سکتے ہیں۔ مگر ایسے ٹھیکیداروں کو ٹنڈروں کی فروخت سے تین روز پیشتر تکمیل کاموں کی نوعیت۔ مالی ساکھ اور مندرجہ بالا کام کو سنبھالنے کی اہلیت کے متعلق دستاویزات اور سرٹیفکیٹ پیش کرنے ہونگے۔

INF (L) 2191

فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں جماعتِ راولپنڈی کے وعدہ جات

اس وقت تک ۸۶ ہزار روپے سے زائد کے وعدے ہو چکے ہیں

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ابتدائی وعدہ جات آخر اپریل ۶۶ء تک -/۳۲۴۰۱ روپیہ کے فراہم ہوئے تھے۔ وسط جولائی میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن وہاں تشریف لے گئے تو مقامی احباب و عہدیداران کے مشورہ وتعاون سے مزید وعدہ جات حاصل کرنے کی مہم چلائی گئی۔ چنانچہ مکرم میجر سیّد مقبول احمد صاحب نائب امیر اور مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربّی سلسلہ اور مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک کی معیت میں -/۳۷۶۲۵ روپے کے مزید وعدہ جات حاصل کئے گئے۔ مزید کوشش کے لئے جماعت میں تحریک کرکے ایک ہفتہ ۲۲ سے ۲۸ جولائی تک اس مقصد کے لئے منایا گیا اور خطبہ جمعہ میں بھی تحریک کی گئی۔ مکرم میجر سیّد مقبول احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربّی اور مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن جماعت راولپنڈی نے ملاقاتوں کے ذریعہ وعدہ جات کے حصول کی کوشش جاری رکھی۔ چنانچہ سولہ ہزار کے مزید وعدے ہوئے۔ اس طرح اس جماعت کے وعدوں کی میزان اس وقت تک اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۸۶ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ الحمد للہ۔ مزید وعدوں کے لئے کوشش جاری ہے۔ امید ہے پنڈی کی جماعت ایک لاکھ روپیہ تک وعدہ کو پہنچائے گی۔ وعدہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔ حلقہ گوالمنڈی وصدر	۱۲,۸۶۶ روپے	۸۔ مسجد نور	۱,۳۷۵ روپے
۲۔ اردو منزل	۱۲,۰۸۶ "	۹۔ احمدیہ کمرشل کالج	۲,۴۶۳ "
۳۔ سیدپوری گیٹ	۲,۵۰۶ "	۱۰۔ ریلوے لائنز	۶۳۰ "
۴۔ اصغر مال	۴,۳۸۳ "	۱۱۔ کوہ نور ملز	۴۴۵ "
۵۔ سیٹلائٹ ٹاؤن	۲۶,۱۹۵ "	۱۲۔ پریڈ گراؤنڈ	۹,۰۵۵ "
۶۔ چک لالہ	۲,۵۱۸ "		
۷۔ اسلام آباد	۱۲,۰۸۰ "	میزان	۸۶,۶۰۲ روپے

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جماعت کے عہدیداران کو احسن طور پر کام کرنے اور احباب کو عمدہ رنگ میں تعاون کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور ان کی قربانی کو اُن کے اور اُن کے خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (نامہ نگار)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارہویں کلاس (پری میڈیکل۔ پری انجینئرنگ اور آرٹس) کا داخلہ ۲۳ اگست سنہ ۶۶ء بروز منگل سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا اور اس کے بعد دس دن لیٹ فیس کے ساتھ ہوگا۔ ۷۰ فیصد یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کی پوری فیس معاف ہوتی ہے۔

انٹرویو کے وقت والد یا سرپرست کا ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ داخلہ کی درخواست کے ساتھ پروویژنل اور کیرکٹر سرٹیفکیٹ اور دو پاسپورٹ سائز فوٹو پیش کرنے ضروری ہیں۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ کالج سے طلب فرمائیں۔

قاضی محمد اسلم ایم۔ اے (کینٹب)
(پرنسپل)

صدر سے امریکی سفیر کی ملاقات

راولپنڈی ۱۹ اگست۔ پاکستان میں امریکہ کے سفیر مسٹر لاک نے کل صبح ایوانِ صدر میں صدر ایوب خاں سے ملاقات کی۔ مسٹر لاک ۸ اگست کو امریکہ سے واپس پاکستان پہنچے تھے۔ اس کے بعد صدر ایوب خاں سے ان کی یہ پہلی ملاقات ہے۔

جنگ بندی لائن پر بھارتی فوج کی زبردست نقل و حرکت

بھارت نے سیالکوٹ کے قریب نئی چوکی قائم کرلی

مظفر آباد ۱۹ اگست۔ مظفر آباد پہنچنے والی خبروں کے مطابق بھارتی فوجوں نے خطِ متارکہ جنگ کے ساتھ ساتھ فوجی نقل و حرکت شروع کر دی ہے اور وہ زبردست جنگی کارروائیاں کر رہی ہیں۔ انہوں نے ۳ اگست کو کرگل کے علاقہ میں مارول کے مغرب میں ایک نئی فوجی چوکی تعمیر کی ہے اور کراچی کے معاہدہ کے تحت کرگل کے شمال مشرق میں جو فوجی چوکی توڑ دی گئی تھی اس پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے۔

بھارتی فوجیوں نے ۱۱ اگست کو بھمبر کے علاقہ میں بدھاڑ کے سے چھ میل جنوب مغرب میں دیکھ بھال کی ایک نئی چوکی بھی قائم کی ہے۔ اسی دن انہیں چھمب کے علاقہ میں پیر جمال کے مقام پر نئے مورچے بناتے بھی دیکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۱ اور ۱۲ اگست کی رات کو بھارتی فوجیوں نے سیالکوٹ سے ۷ میل شمال مشرق میں ایک درخت پر بھی دیکھ بھال کی ایک چوکی قائم کی ہے اور اس کے نیچے دمدمہ بنایا ہے۔ بھارت کی طرف سے ان خلاف ورزیوں کی اطلاع اقوامِ متحدہ کے مبصروں کو دیدی گئی ہے اور متارکہ جنگ کے ساتھ ساتھ بھارتی فوجیں جو کارروائیاں کر رہی ہیں اسکی تفصیلات بھی انہیں مہیا کر دی گئی ہیں۔

بھارت نے مسئلہ کشمیر پر بات چیت کی تجویز مسترد کر دی

ہم کانفرنس کے لئے کوئی شرط منظور نہیں کر سکتے: سورن سنگھ

نئی دہلی ۱۹ اگست۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان افسروں یا وزارتی سطح پر بات چیت کا امکان ختم ہو گیا ہے۔ پاکستان نے اس بات چیت کے سلسلے میں گزشتہ دنوں بھارت کو جو تجاویز ارسال کی تھیں بھارت نے انہیں مسترد کر دیا ہے۔ یہ بات امریکہ کے سب سے بڑے اخبار "نیویارک ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم نئی دہلی مسٹر لوکس نے بتائی ہے۔ نامہ نگار نے اپنے اخبار کو دہلی سے ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں پاکستان اور بھارت کے تعلقات پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

نامہ نگار نے نئی دہلی میں مقیم غیر ملکی سفارتی مبصروں کے حوالے سے لکھا ہے کہ فی الحال پاکستان اور بھارت کے درمیان اعلانِ تاشقند کے تحت مزید بات چیت ہونیکا کوئی امکان نہیں۔ مبصروں نے یہ اندازہ اس خط و کتابت سے لگایا ہے جو پاکستان اور بھارت کے درمیان گزشتہ چند ہفتوں کے دوران ہوئی ہے اور جسے بھارتی حکومت نے گزشتہ روز شائع کیا ہے۔

بھارتی پارلیمنٹ میں یہ خط و کتابت پیش کرتے ہوئے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے گزشتہ روز کہا کہ پاکستان نے دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت کے لئے ۲۲ جولائی ۶۶ء کو جو مراسلہ بھارت کو ارسال کیا ہے اس میں یہ پیشگی "شرط" عاید کی ہے کہ پہلے مسئلہ کشمیر کے حل کی طرف توجہ دی جائے لیکن ہم کانفرنس کے لئے کوئی شرط منظور نہیں کر سکتے۔